سید عطاء المحسن بخاری

احتساب و احتساب و احتساب!

دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ادیان، دھرم، مذاہب اور سلوک کے شعبے، خواہ اصلی حالت میں ہیں یا مسخ شکلوں میں......... تمام کے تمام، اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اعمال چاہے اچھے ہوں چاہے برے، ان کا حساب بہر حال ہوگا۔ یہاں بھی وہاں بھی۔ یعنی اس جسمانی دنیا میں بھی اور اس جہان میں بھی جسے اسلام "برزخ" کہتا ہے اور، یوم حساب میں بھی جسے قیامت کا دن، یوم الآزفہ، یومُ النشور اور محشر کا دن کہا، لکھا اور پڑھا جاتا ہے، اور قرآن حکیم میں سب سے پہلا اور بڑا تعارف اس دن کا آخرت کے نام سے کرایا گیا ہے۔ حکمرانوں کے لئے تو ساری امت سے ہٹ کے ایک نیا احتسابی لفظ اللہ کے رسول ﷺ نے عطا فرمایا کہ "یہ اقتدار، دنیا میں تو ایک امانت ہے اور آخرت میں رسوائی اور ندامت ہے" اب جو حکمران اقتدار جیسی اعلیٰ امانت کی حفاظت نہیں کرتا بلکہ اس امانت میں خیانت کا ارتکاب کرتا ہے، اپنا فرضِ منصبی ادا کرنے میں ناکام رہتا ہے۔ اپنے اعصاب اور خواہشات پر قابو نہیں رکھتا، جائز خواہشات تو ایک طرف بری خواہشات، بری عادات، بری رسومات، خرافات و بدعات کے پیچھے دوڑتے دوڑتے بگٹٹ اور بے لگام ہوجاتا ہے۔ وہ صرف امانت میں خیانت کا مرتکب نہیں ہوا بلکہ خباثت و خساست اور ابلیسیت کی اونچی اونچی تاریک اور بھیانک دیواریں چنتا رہا ہے، اسکو خود ہی رسوائی و ندامت کا یقین رکھنا چاہیئے۔ چہ جائیکہ کروڑوں آدمی اسکی رسوائی کے تمنائی ہوں۔ گلیاں، بازار، ہوٹل، قہوہ خانے، تانگہ، موٹر ویگن سٹینڈ، بسوں کے اڈے......... غرضیکہ ان گنت جگہوں پر جن حکمرانوں کی حکمرانی کے اذیّت ناک ایام کا لہو رنگ ذکر بد ہوتا ہو، ان کے احتساب میں سستی کا مظاہرہ، یا مہلت و التواء کا خیال یقیناً نامردی ہے اور نامردوں کو "نگران" تو کیا "کفران" بھی پسند نہیں کرتا بلکہ "طغیان" بھی ان سے نفرین کرتا ہے۔ ہاں "شیطان" بغلیں بجاتا ہے۔ اور "لفتان" کی طرف ان کے ابھرنے ڈوبنے کی راہیں ہموار کرتا ہے۔ وہ عوام جو صرف کالانعام بلکہ مایوس و بدحواس و مخبوط الحواس ہیں، وہ چند نیم عریاں ڈائنوں اور چڑیلوں کے ثقافتی قافلے کے ہمراہ ذلت سے عزت تک کے سفر کا آغاز کرنا چاہتے ہیں حالانکہ اس قافلے میں شامل سب کے سب "متنبّی" اور "امراء القیس"......... ڈریکولا کے قبیلہ قبیلہ سے نسبتی اور نسبی تعلق رکھتے ہیں اور زمانہ انکی اس "نجیب الطرفینی" پر شاہد ہے۔ ان کا احتساب ایک بہت ہی فطری مطالبہ ہے۔ انہیں اس موقعہ پر چھوٹ دینا ان کے "ہتھ چھٹ" ہونے کے لئے سند فراہم کرنا ہے۔ ان کے رُخِ تاریک سے پھوٹنے والی سیاہیاں، ظلمتیں اور تاریکیاں تصورات کو دھندلا اور خیالات کو گہنا رہی ہیں۔ ملک میں رونما ہونے والی انارکی کی چغلی کھا رہی ہیں۔ پیپلز پارٹی دو حصوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔ ایک بے نظیر پارٹی اور دوسری نظریاتی پیپلز پارٹی۔ ہمیں ان دونوں سے خیر کی کوئی امید نہیں ہے۔ ان دونوں کا احتساب

بہت ضروری ہے۔ ان دونوں نے سیکڑوں خونیں پنجوں کے ذریعے عوام کا خون چوسا ہے۔ قومی خزانہ لوٹا ہے۔ غریبوں، بے نواؤں اور بے آسرا "سیاست زدگان" کے نام پر بیرونی امداد ہڑپ کی ہے۔ بد ہضمی کی دوائیں کھاتے کھاتے قرضوں کی مد میں سترہ ارب روپے ہضم کرلیئے ہیں۔ بجلی، سوئی گیس، ٹیلی فون کے بل ان موذیوں نے ادا نہیں کیئے اور "طویلے کی بلا بندر کے سر" کے مصداق بدحواس عوام کو ان کے کیئے دھرے کی سزا مل رہی ہے۔ ان کے گھروں کے سٹور، اشیائے خوردنی سے بھرے پڑے ہیں اور بازار میں لوگ "دو نمبر" اور کھوٹی اشیائے ضرورت خرید رہے ہیں اور سیٹھ عابد قسم کے تجار ضرار اپنی توندیں بڑھا کر ہر مارکیٹ میں قابض ہو رہے ہیں۔ مبتلایان حرص و آزنے، خدا، رسول، کعبہ، قرآن، مولوی، پیر اور جنت کو بھی منفی معانی کا لباس پہنا دیا ہے۔ قوالی، ناچ، گانا بجانا، سماع و غناء کے نامِ بدنام سے نجات کا سلسلہ قائم کر دیا گیا ہے۔ اور وہ کونسا حسن، کونسی خوبی ہے جس کا مہتاب نہ گہنا گیا ہو؟

یہ سب ان خون آشام سرمایہ داروں اور وحشی جاگیرداروں کی کارستانیاں ہیں۔ یہ ابلیس صفت، خبیث وڈوں ہمت کج نہاد، بدقماش، سیاست کے فرزندانِ ناہموار، ۴۹ برس سے یہی لچھن دکھا رہے ہیں۔ اب تو حد ہو گئی ہے۔ اب تو ان کا احتساب ہونا ازبس ناگزیر ہے

یااللہ کوئی حجاج بن یوسف ہی ان پر مسلط فرما۔ جو ہماری گردنوں سے طوق غلامی اتار پھینکے، روحیں خور سند ہوں اور آمین آمین پکارتی تیری بارگاہ میں سجدۂ شکر ادا کرتی ہمیشہ کے لئے جبیں ہائے نیاز مندی، دہلیزِ "بیت المعمور" کی زینت بنادیں۔

نمائندوں کی ضرورت

پندرہ روزہ "صدائے قلم" لاہور

کے لئے مختلف شہروں اور دیہاتوں سے نامہ نگاروں اور ڈسٹرکٹ رپورٹروں کی اشد ضرورت ہے۔ فوری جوابی لفافہ ارسال کرکے رابطہ کریں۔

رابطہ: مرزا اختر بیگ، گڈلک فلم کارپوریشن، ۲۔ بی، گابا مینشن رائل پارک، لاہور۔ فون 6366377